ممانعت جس بات کی ہے وہ هجر کی یعنی جاہلیت کا وہ کلام جس میں شور وغوغا، بین اور جاہلیت کی پکار ہو۔

ذکر

ذکر صرف اللہ کی یاد کا نام ہے۔ یہی عبادت ہے اور باعث ثواب بھی۔ کسی اور کی یاد عبادت یا باعث ثواب سمجھ کے کرنا ذکر نہیں ہے۔ بندۂ مومن ہر حال میں اللہ کو یاد رکھتا ہے اور کبھی بھی اس سے غافل نہیں ہوتا۔ قرآن مجید میں ہے:

الذین یذکرون اللہ قیاماً وقعوداً وعلی جنوبھم. (آل عمران: ۱۹۱)

ترجمہ: (عقلمند مومن) وہ ہیں جو اللہ کو کھڑے، بیٹھے اور لیٹے یاد کرتے رہتے ہیں۔

یعنی ہر عمل اور معاملہ کرتے وقت وہ اللہ کے احکام کو یاد کرتے ہیں۔ یہی ذکر الٰہی ہے جس میں اللہ کو یاد کرنا اور اس کے احکام کو یاد کرنا ہوتا ہے۔ ذکر الٰہی کے لئے ایک بڑی اہم شرط یہ ہے **و اذکروہ کما ھدکم** اس کو ایسا یاد کرو جیسے کہ اس نے راہنمائی کی ہے۔

یعنی اسلام کی تعلیمات کی رو سے جو ذکر جائز ہے وہ کیا جائے۔ کوئی ذکر اپنی طرف سے نہ بنالیا جائے۔

یاد رکھیے! رسول اکرم ﷺ سے بڑھ کر کوئی اللہ کا ذکر کرنے والا نہیں۔ جس قدر خوبصورت اور مناسب ذکر آپؐ نے کیا شاید کسی نے نہ کیا ہو۔ اگر آپؐ کے طریقے، انداز اور خوبصورتی کے مقابلے میں کسی خاص فرد یا جماعت کے ذکر کے انداز، طریقے اور خوبصورتی کو زیادہ بہتر سمجھا جاتا ہے تو یہ خدانخواستہ رسول

اللہ ﷺ کی بے ادبی اور توہین ہے۔

کس معیار سے اذکار کو پرکھا جائے؟ اگر اذکار حدود سے نکلے ہوئے ہوں تو پھر کیا کیا جائے؟ سنن دارمی میں ایک حدیث ہے۔

عبداللہ بن مسعودؓ کے ایک ساتھی نے مسجد میں لوگوں کو ایک حلقے میں بیٹھے کھجور کی گٹھلیوں پر ذکر کرتے ہوئے دیکھا مگر انہیں کچھ کہہ نہ سکے۔ اپنے بزرگ ساتھی عبداللہؓ کے گھر آئے۔ اور انہیں یہ ماجرا سنایا۔ سنتے ہی عبداللہؓ نے انہیں فرمایا: کہ تم اگر انہیں کچھ نہیں کہہ سکتے تو دین سیکھنے یا جاننے کا کیا فائدہ؟ اسی وقت سیدھے مسجد تشریف لائے اور ان لوگوں کو اسی حالت میں پایا جیسا کہ آپؓ کو بتایا گیا تھا۔ آپؓ ان کے قریب آئے فرمانے لگے:

لوگو! ابھی تو اللہ کے رسولؐ کی قبر کی مٹی بھی خشک نہیں ہوئی اور ادھر تم نے اس قسم کے کام ایجاد کر لئے۔ ذکر تو اللہ کے رسولؐ نے بھی کیا۔ ہمیں بھی انہوں نے سکھایا۔ مگر یہ کام تم نے کہاں سے اخذ کرلیا؟ اٹھو! چھوڑو اس کام کو اور چلے جاؤ۔

چنانچہ وہی ذکر اور اس کا طریقہ پسندیدہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق ہو۔ باقی ذکر کی وہ متعدد اقسام' انداز' طریقے' جو عوام میں پھیلا دیئے گئے ہیں ان کی تحقیق بہت ضروری ہے۔ مراقبے' بدھوں کی درآمدہ Reiki' دھمال' خاص وقت میں خاص گنتی کے ساتھ مخصوص ذکر، مراقبہ حالوں میں یا کمروں میں اندھیرا کر کے لفظ ''اللہ'' کا بلند آواز سے اجتماعی ذکر مفروضہ درود وسلام اور خوابوں پر مبنی ذکر وغیرہ ان سب میں اکثر شرکیہ وبدعیہ الفاظ ہوتے ہیں چنانچہ ان سے حتی الامکان پرہیز کرنا چاہیئے۔

وسیلہ

لفظی اعتبار سے وسیلہ اسم ہے اور اس کا فعل وسل، یسل وغیرہ ہے۔
اصطلاحاً اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی قربت کے حصول کے لئے کسی جائز اور مشروع ذریعہ کا اختیار کرنا ہے۔ نیز لفظ وسیلہ بادشاہ کے نزدیکی مرتبے اور قدر ومنزلت کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اسی لئے جنت کے درجات میں سے ایک درجہ کو وسیلہ کہا گیا۔ آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے:

ثم سلوا اللّٰه لی الوسیلة فإنها منزلة فی الجنة لاتنبغی إلا لعبد من عباد اللّٰه، وأرجو أن أكون أنا هو‘ فمن سأل لی الوسیلة حلت له شفاعتی (مسلم)

ترجمہ: پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگو، یہ جنت کا ایک درجہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے کسی ایک کو عطا کیا جائے گا، اور مجھے امید ہے کہ میں ہی وہ ہوں گا پس جس نے میرے لئے وسیلہ (جنت کا درجہ) مانگا اس کے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

تو گویا وسیلہ ایک ایسا ذریعہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کے حصول کے لئے اختیار کیا جاتا ہے، تاکہ کوئی حاجت پوری ہو یا کوئی مصیبت یا بلا دفع کی جاسکے۔ شرعی وسیلہ تین امور پر مبنی ہوتا ہے۔

متوسل الیه: وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

الواسل: وہ بندہ مومن جسے اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہے یا کسی مصیبت کو دور کرنے کیلئے وسیلہ اختیار کرنے والا ہے۔

المتوسل به: وہ عمل صالح جسے اللہ تعالیٰ کی قربت کے حصول یا کسی حاجت کی تکمیل

کیلئے اختیار کیا جائے۔

وسیلے کے نفع بخش ہونے کیلئے ضروری ہے کہ اس میں مندرجہ ذیل تین شرائط پائی جائیں۔

1- وسیلہ اختیار کرنے والا شخص نیک اور مؤمن ہو، مشرک نہ ہو۔

2- وہ عمل جسے وسیلہ کے طور پر اختیار کیا جائے شرعی ہو یعنی قرآن وسنت سے ثابت ہو۔

3- وہ عمل جسے وسیلہ کے طور پر اختیار کیا جائے اسے بالکل شرعی انداز میں انجام دیا جائے اس میں کسی قسم کی کمی بیشی نہ کی جائے، بلکہ جیسا اور جتنا قرآن وسنت سے ثابت ہے اسی طرح ادا کیا جائے۔

ایک غیر مؤمن کا عمل قربت الٰہی کیلئے وسیلہ نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح ایک مؤمن کا غیر شرعی فعل بھی وسیلہ نہیں ہے۔ وسیلے میں اگر وہ تمام شرائط موجود ہوں جو کہ قرآن وسنت سے ثابت ہیں۔ تو ایسے وسیلے کا اختیار کرنا مستحب ومندوب ہے۔

قرآن میں لفظ وسیلہ دو جگہ استعمال ہوا ہے۔ سورۃ المائدہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یـاایها الذین آمنوا اتقوا اللّٰه، وابتغوا الیه الوسیلة، وجاهدوا فی سبیله لعلکم تفلحون ○ (المائده: ۳۵)

ترجمہ: اے اہل ایمان! اللہ سے ڈرتے رہو، اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو، اس کی راہ میں جہاد کرتے رہو تا کہ تم فلاح پاسکو۔

اس آیت میں ابن عباسؓ نے وسیلہ سے مراد مومن کا نیک عمل لیا ہے۔

دوسرے سورۃ بنی اسرائیل کی آیت 57 میں ہے۔

اولئک الذین یدعون یبتغون الی ربهم الوسیلة ایهم اقرب ویرجون

رَحْمَتَهٗ، ويخافون عذابه .

ترجمہ: جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں خود وہ اپنے رب کے تقرب کی جستجو میں رہتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ نزدیک ہو جائے۔ وہ خود اس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے خوفزدہ رہتے ہیں۔

یہ آیت وسیلہ کے غلط تصور کی اصلاح کرتی ہے کہ نیک ہستیاں تو خود وسیلہ کی تلاش میں ہیں کجا یہ کہ انہیں وسیلہ بنالیا جائے۔

وسیلہ کی دو اقسام ہیں (1) مشروع وسائل (2) غیر مشروع وسائل

مشروع وسائل

وسیلہ چونکہ اللہ تعالیٰ کی قربت و رضامندی کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اس لئے اپنی حاجات کی تکمیل کے لئے یا دنیا و آخرت میں دفع مصائب کیلئے ضروری ہے کہ ہر مسلمان کو مشروع وسائل کا مکمل علم ہوتا کہ غیر شرعی وسائل کے استعمال سے وہ اجتناب کر سکے۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ جن وسائل کو مسلمان اختیار کرتے ہیں ان میں اکثریت شرک پر مبنی ہوتے ہیں۔ مشروع وسائل صرف وہی ہیں جن کی شرعی حیثیت قرآن وسنت کی روشنی میں مسلم ہے۔ ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1- ایمان

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، اور پھر اس ایمان کے توسل سے اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرنا، ایک بہترین وسیلہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

...ربنا إننا آمنا فاغفرلنا ذنوبنا وقنا عذاب النار O (آلعمران:١٦)

ترجمہ: اے ہمارے رب! بے شک ہم ایمان لے آئے ہیں۔ لہٰذا تو ہمیں معاف فرما اور دوزخ کے عذاب سے ہمیں بچا۔

ربنا إننا سمعنا منادياً ينا دى للإيمان أن آمنوا بربكم فآمنا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا و كفر عنا سيئاتنا وتوفنا مع الأبرار. (آلعمران: ۱۹۳)

ترجمہ: اے ہمارے رب! بے شک ہم نے ایک منادی کو سنا جو ایمان کے لئے آواز دے رہا تھا کہ تم اپنے رب پر ایمان لے آؤ لہٰذا ہم ایمان لے آئے ہیں۔ اے ہمارے رب! تو ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور ہماری غلطیوں کو مٹادے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ فوت فرما۔

حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے اپنی دعا میں ایمان کو وسیلہ بناتے ہوئے یوں کہا:

اللّٰهم إني أسالک بأني أشهد أنک أنت الله لا إله إلا الله الأحد الصمد، الذى لم يلد ولم يولد، ولم يكن له كفواً أحد.

ترجمہ: اے اللہ! بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اللہ ہے نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ جو اکیلا ہے بے نیاز ہے جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا۔ اور نہ ہی اس کا کوئی ہم سر ہے۔

رسول اکرم ﷺ اس دعا کو سن رہے تھے چنانچہ آپؐ نے فرمایا: خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس نے اللہ تعالیٰ سے اسم اعظم کے ذریعے دعا کی ہے، جس کے ذریعے دعا کرنے والے کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

ہر مومن کے لئے ضروری ہے کہ جب اسے کسی حاجت کی تکمیل کے لئے یا دفع بلا یا قرب الٰہی کے لئے دعا مانگنی ہو تو وہ ایمان کو وسیلہ بناتے ہوئے اللہ رب العزت سے یہ سب کچھ طلب کرے۔

2- نماز

نماز، فرض ہو یا نفل، افضل ترین اعمال میں سے ہے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین فعل ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے جب افضل ترین عمل کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا:

الصلاۃ علی وقتھا ترجمہ: نماز اپنے وقت پر پڑھنا۔

چنانچہ ہر مومن مرد وعورت جو قربت الٰہی کا خواہش مند ہو، اسے چاہیے کہ وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرے اور پابندی سے ادا کرے۔ کیونکہ نماز، کفر اور ایمان میں حد فاصل بھی ہے اور ایمان کی علامت بھی۔ چنانچہ جسے کوئی حاجت ہو تو اسے چاہیے کہ وہ دو رکعت نفل کی ادائیگی کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے انشاء اللہ ضرور قبول ہوگی جیسا کہ حدیث میں ایک اندھے شخص کا واقعہ ہے کہ اس نے دو رکعت نوافل ادا کیے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تو اس کی بینائی لوٹ آئی (ترمذی، احمد، ابن ماجہ)

3- روزہ

روزہ بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین وسائل میں سے ایک وسیلہ ہے۔ نسائی میں روایت ہے کہ ابوامامہؓ نے آنحضور ﷺ سے سوال کیا کہ

یا رسول اللہ ﷺ! دلنی علی عمل أدخل به الجنة.

ترجمہ: اے رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔

آپؐ نے فرمایا:

علیک بالصوم فإنه لا مثل له. روزہ رکھو، اس جیسا کوئی اور عمل نہیں۔

نیز فرمایا:

مامن عبد یصوم یوما فی سبیل اللہ تعالیٰ إلا باعد اللہ بذلک الیوم وجهه عن النار سبعین خریفا (بخاری ومسلم)

ترجمہ: کوئی شخص جو اللہ کے لئے ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو دوزخ سے ستر سال کی مسافت تک دور لے جاتا ہے۔

اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تین لوگوں کی دعا رد نہیں ہوتی۔ روزہ دار جب تک افطار نہ کر لے۔ انصاف کرنے والا بادشاہ اور مظلوم

4- صدقہ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ دینا بھی افضل اور مشروع وسائل میں سے ایک وسیلہ ہے۔ اس کی گواہی احادیث خود دیتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

اتقوا النار ولو بشق تمرة.

ترجمہ: آگ سے بچو خواہ ایک کھجور کی گٹھلی ہی ہو۔ (متفق علیہ)

اسی طرح ایک اور روایت میں فرمایا:

صدقة السر تطفئی غضب الرب.

ترجمہ: رازداری میں دیا گیا صدقہ اللہ کے غضب کو بجھاتا ہے۔ (بیہقی، صحیح)

5- حج بیت اللہ

حج بیت اللہ بھی مشروع وسائل میں سے ہے۔ حج کی پسندیدگی کے لئے یہ حدیث ہی کافی ہے: جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حج کیا اور اس دوران کوئی بیہودہ بات یا گناہ نہ کیا وہ حج کر کے اس دن کی طرح (گناہوں سے پاک) ہوئے

لوٹے گا جس طرح اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ (بخاری)

6- عمرہ

اللہ تعالیٰ کے گھر کی زیارت طواف، صفا و مروۃ کے درمیان سعی یا وہاں کی باجماعت نمازیں، اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کا ایک ذریعہ اور دعا کی قبولیت کا وسیلہ ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے "پے در پے حج اور عمرہ کرو بے شک یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے" (ابن ماجہ)

7- جہاد فی سبیل اللہ

جہاد کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل ہے۔ صحیحین میں روایت ہے کہ جنت میں سو درجے ایسے ہیں جو صرف اور صرف مجاہدین کے لئے تیار کئے گئے ہیں۔ دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان۔

اسی طرح ارشاد نبوی ﷺ ہے: ایک مجاہد کا فی سبیل اللہ صف میں کھڑا ہونا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (دارمی، احمد، حاکم) نیز فرمایا: فی سبیل اللہ غازی۔ بیت اللہ کی طرف جانے والا حاجی اور عمرہ کرنے والا۔ اگر یہ لوگ دعا کریں تو قبول ہوتی ہے اگر مغفرت طلب کریں تو بخشش ہوتی ہے۔ (نسائی) آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ایسی آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئے اس پر آگ حرام کر دی جاتی ہے اور ایسی آنکھ جو فی سبیل اللہ بیدار رہے اس پر بھی آگ حرام ہو جاتی ہے۔

8- تلاوت قرآن کریم

قرآن شریف کی تلاوت کا بڑا اجر ہے۔ایک حرف کے بدلے میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔اسی طرح وہ مجالس جہاں قرآن شریف کی تلاوت ہو،ان پر سکون نازل ہوتا ہے۔ان مجالس کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور ان پر رب کی رحمت نازل ہوتی ہے۔آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

خیر کم من تعلم القرآن وعلمه. (بخاری)

ترجمہ: تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

اسی طرح آپ ؐ کا یہ ارشاد:

الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة (مسلم)

ترجمہ: قرآن مجید کا ماہر نیک' معزز افراد کے ساتھ ہوگا۔

قرآن شریف کی تلاوت کرنے والے سے قیامت کے دن کہا جائے گا کہ تم آج اس کی اسی طرح تلاوت کرتے جاؤ جیسا کہ دنیا میں کرتے تھے اور تمہارا مرتبہ وہاں ہوگا جہاں اس کی تلاوت ختم ہوگی۔(بحوالہ ترمذی)

9- ذکر و تسبیح

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا، اور تسبیح وتہلیل اللہ کے نزدیک پسندیدہ اعمال میں سے ہے۔جیسا کہ صحیحین نے حدیث قدسی بیان کی ہے:

أنا عند ظن عبدي بي، وأنا معه إذا ذكرني، فإن ذكرني في نفسه ذكرته في نفسي، وإن ذكرني في ملأ ذكرته في ملأ خير منهم.

ترجمہ: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے

ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اس کی جماعت سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں۔

10- رسول اکرم ﷺ پر درود

رسول اللہؐ پر درود بھیجنا بھی مشروع وسائل میں ایک ہے بشرطیکہ یہ مسنون ہو۔ صحیح بخاری میں رسول اکرمؐ سے روایت ہے:

من صلی علی صلاۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرۃ.

ترجمہ: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔

11- استغفار

اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنا، اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسا محبوب ترین فعل ہے کہ ان کی تعریف اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یوں فرمائی ہے۔

وبالأسحار هم يستغفرون O (الذاریات:۱۸)

ترجمہ: اور رات کی آخری گھڑیوں میں وہ استغفار کرتے ہیں۔

اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلمؐ کا ارشاد ہے:

من قال: أستغفر الله الذى لا إله إلا هو الحى القيوم و أتوب إليه . غفرله وإن كان قد فر من الزحف.

ترجمہ: جس نے کہا میں مغفرت طلب کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ حی وقیوم ہے اور اسی کی طرف توبہ کرتا ہوں، اسے بخش دیا جائے گا۔ خواہ وہ میدان جنگ چھوڑ کر ہی کیوں نہ بھاگا ہو۔

سنن ابوداؤدؒ میں روایت ہے نبی اکرمؐ نے فرمایا:

من لزم الا ستغفار جعل اللّٰه له من کل هم فرجا، و من کل ضیق مخرجا، ویرزقه من حیث لا یحتسب.

ترجمہ: جس نے استغفار کی پابندی کی اللہ تعالیٰ اس کی ہر مشکل کو آسان کرے گا اور ہر تنگی کا راستہ نکالے گا اور اس کو اس طرح رزق عطا فرمائے گا جو اس کے کبھی گمان میں بھی نہ ہوگا۔

آپ کا یہ مسنون استغفار بھی ہے۔

رب اغفروتب علی انک انت الغفور الرحیم

12- دعاء

بے شک دعاء تمام وسائل میں سے پسندیدہ ترین وسیلہ ہے اور کیوں نہ ہو جبکہ پروردگار عالم نے خود ارشاد فرمایا:

أدعونی أستجب لکم.

ترجمہ: مجھ سے دعا کرو، میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔

وإذا سالک عبادی عنی فإنی قریب أجیب دعوۃ الداع إذا دعان...(سورۃالبقرہ:١٨٦)

ترجمہ: اور جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں (کہ میں کہاں ہوں؟) تو میں قریب ہوں۔ پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارے۔

اسی طرح آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔

الدعاء هو العبادة.

ترجمہ: دعا ہی عبادت ہے۔

دعا کی قبولیت، اور اس کا موجب ثواب ہونا بہت سی احادیث سے ثابت

ہے۔مثلاً آپؐ نے فرمایا: روئے زمین پر کوئی بھی مسلمان جو کوئی دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا ضرور قبول فرماتا ہے۔ بشرطیکہ دعا میں کوئی بری چیز نہ مانگی گئی ہو یا قطع رحمی کی دعا نہ ہو۔اسی طرح ایک اور حدیث میں ارشاد ہے: کوئی بھی مسلم اللہ تعالیٰ سے کچھ طلب کرتا ہے تو ضرور پاتا ہے یا پھر اسے اس کی آخرت کے لئے جمع کرلیا جاتا ہے۔

13- آپس میں ایک دوسرے کے لئے دعائیں

ایک مسلم بھائی کا دوسرے کے لئے دعا کرنا بھی مشروع وسائل میں ایک وسیلہ ہے۔اس سے درجات بلند ہوتے ہیں اور حاجتیں پوری ہوتیں ہیں۔ رسول اکرمؐ کے پاس بہت سے افراد آتے، آپؐ ان کے حق میں دعا فرماتے جس سے ان کی حاجتیں پوری ہو جاتیں۔عمرؓ جب عمرے کیلئے نکلے تو آپؐ نے انہیں فرمایا:

لا تنسانا يا أخي من دعائک.

ترجمہ: اے بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا۔

ایک اور جگہ یہ الفاظ ہیں:

أشركنا يا أخي في دعائک.

ترجمہ: اے میرے بھائی! ہمیں بھی اپنی دعا میں شریک کرناؐ

رسول ﷺ کی وفات کے بعد جب شدید قحط پڑا تو خلیفہ وقت اور لوگوں نے عباسؓ سے دعا کی درخواست کی اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔چنانچہ تمام مسلمان دوسرے مسلمان کیلئے دعا کر سکتے ہیں بلکہ یہ مستحب ہے۔حدیث میں ہے:

من دعا لأخيه بظهر الغيب قال الموكل به: آمين، ولک عقبه (مسلم)

ترجمہ: جس نے اپنے بھائی کی غیر حاضری میں اس کے لئے دعا کی تو اس پر مامور فرشتہ کہتا ہے آمین اور تیرے لئے بھی ایسا ہی ہو۔

14- اسمائے حسنٰی

اللہ تعالٰی کے ناموں کے ساتھ دعا مانگنا بھی ایک بہترین وسیلہ ہے۔ کوئی مسلمان جو ان ناموں سے دعا مانگے گا نامراد نہ ہوگا۔ اللہ تعالٰی کے ناموں کے ساتھ دعا مانگنے کا طریقہ یہ بھی ہے۔ **یا ذالجلال و الإکرام** ۔ یعنی اس نام کو وسیلہ بنا کر دعا کی جا سکتی ہے۔ حدیث میں ہے: آپؐ نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا" **یا ذالجلال و الإکرام**" تو فرمایا مانگو تمہاری دعا ضرور قبول ہوگی۔ (ترمذی) ایک اور حدیث میں یوں ہے:

اللّٰھم إنی أسالک بأن لک الحمد، لا إله إلا أنت، یا حنان یا منان. بدیع السموت والأرض، یا ذالجلال و الإکرام.

ترجمہ: اے اللہ! بے شک تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لئے کہ تیرے ہی لئے حمد ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو، اے حنان! اور اے منان! اور اے آسمانوں اور زمینوں کے نئے پیدا کرنے والے، اے جلال اور عزت والے۔

نبی اکرمؐ ایک دفعہ ابن عباسؓ کے پاس سے گزرے وہ نماز پڑھ رہے اور یہی دعا کہہ رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: تم نے اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی ہے۔ جو دعا یہ نام لے کر مانگی جائے ضرور پوری ہوتی ہے۔

اسی طرح **یا رب، یا رب** کے نام کو وسیلہ بنا کر دعا بھی کی جا سکتی ہے۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جو دعا یا رب، یا رب کہہ کر مانگی جائے ضرور پوری ہوتی ہے

کیونکہ جب بندہ اس طرح اپنے رب کو پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا جواب یوں دیتے ہیں۔ لبیک یا عبدی سل تعط ۔ ہاں میرے بندے میں حاضر مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔

اسی طرح آیہ کریمہ لا الہ إلا أنت سبحنک إنی کنت من الظلمین۔ کو بھی وسیلہ بنا کر اپنی مشکل اور پریشانی کو رب ذوالجلال کے حضور پیش کیا جا سکتا ہے۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا:

دعوۃ ذی النون إذ دعاہ وھو فی بطن الحوت، لا إلہ إلا أنت سبحنک إنی کنت من الظلمین فانہ لم یدع بھا رجل مسلم فی شئی قط الا استجاب اللہ تعالیٰ.

ترجمہ: ذوالنونؑ (یونس علیہ السلام) کی دعا کے الفاظ جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی یہ ہیں۔ لا الہ إلا أنت سبحنک إنی کنت من الظلمین. کسی بھی مسلمان نے جب بھی اس نام کو وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے اللہ نے فوراً اسے قبول فرمایا ہے۔

15- نیکی کرنا

کوئی بھی کام جو مؤمن صدق نیت سے اللہ تعالیٰ کے لئے کرتا ہے وہ نیکی شمار ہوتی ہے۔ راستہ سے اذیت والی چیز ہٹانا، چھوٹوں پر شفقت کرنا، بڑوں کا ادب کرنا، اپنے مسلمان بہن بھائیوں کی مصیبت میں مدد کرنا، ہمسایہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، جانوروں کو ایذا نہ دینا، غرضیکہ ایک مومن کا ہر کام اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کیلئے ہونا چاہئے۔ اس سلسلے میں غار والے تین افراد کا واقعہ مشعل راہ ہے جن میں سے دو نے نیک کام کئے اور ان کو وسیلہ بنا کر دعا مانگی جب کہ ایک نے اللہ تعالی

کے حیا سے اور خوف سے ایک غلط کام کا ارادہ اور نیت کرنے کے بعد اسے ترک کر دیا۔ اس کے وسیلے سے دعا مانگی جس سے غار کا منہ کھل گیا اور وہ باہر نکل آئے۔

16- محرمات کا ترک کرنا

وہ امور جن سے شریعت اسلامیہ نے روکا ہے۔ محرمات کہلاتے ہیں، ان کا ترک کرنا بھی وسیلہ ہے۔ غار والے واقعہ میں ایک شخص نے ایک غلط کام کے ارادے اور نیت کے باوجود اپنے نفس کو روک لیا تھا اور پھر اس کے ذریعے دعا مانگی جو قبول ہوئی۔

یہ ہیں وہ شرعی وسائل جن کا اختیار کرنا شارع نے پسندیدہ سمجھا ہے جبکہ اس کے مقابلے میں دوسرے وسائل جو ہمارے زمانے میں رائج پا چکے ہیں ان کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں۔ ان شرعی وسائل کو اختیار کرنے کی حکمت غالباً یہ ہے کہ انسان اپنے اندر کے انسان کو حقیقی معنوں میں تبدیل کرے۔ اور عملی اعتبار سے اللہ تعالیٰ کو کچھ کر کے دکھائے۔ نہ کہ ان ذرائع کو اختیار کرے جن میں انسان کا ذاتی عمل دخل نہ ہو بلکہ دوسروں پر انحصار ہو۔ ایسے وسائل اور ذرائع دراصل دین سے فرار کی مختلف راہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ رکھے۔ آمین